اداریــــہ:

خاتونِ نور

پیغمبر عظیم الشان کی دختر گرامی حضرت فاطمہ زہرا(س) کے یوم ولادت کو اسلامی جمہوریہ ایران میں یوم خواتین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس مبارک موقع پر خانہ فرہنگ ایران نئی دہلی میں ایک روزہ سیمنار کا اہتمام کیا گیا جس میں ملک کے نامور محققین اور دانشوروں نے معصومہ عالم کی عظیم المرتبت شخصیت اور ان کی گرانقدر خدمات کے سلسلے میں اپنے افکار وعقائد کا اظہار کیا۔

حضرت فاطمہ (ص) ایک مسلمان خاتون کی قدر ومنزلت اور عظمت وفضیلت کا مکمل نمونہ ہیں پس ان کا اعزاز واحترام درحقیقت، چاہے ایک زوجہ وماں کی حیثیت سے ہو چاہے انسانی سماج کی تربیت وترقی میں سرگرم سماج کے نصف بہتر کی حیثیت سے بہرحال، مسلمان خواتین کا افتخار واحترام شمار کیا جاتا ہے۔ ان کی ذات والا صفات خواتین کی جملہ صلاحیتوں کا مظہر اور اسلام میں عورت کو جو مقام ومرتبہ حاصل ہے اس کا بہترین نمونہ ہے۔ اگرچہ وہ پیغمبر اکرم حضرت محمدؐ کی بیٹی، حضرت علیؑ کی زوجہ اور حسن وحسین جیسے بہادر بیٹوں کی ماں ہیں تاریخ اسلام کا کوئی بھی مورخ حضرت فاطمہ (س) کے مقام ومرتبہ سے قطعی انکار نہیں کرسکتا۔ قرآنی ارشاد کے بموجب پیغمبر اکرمؐ کی ذات پوری انسانی کائنات کے لئے اسوۂ حسنہ اور نمونہ عمل کا درجہ رکھتی ہے اور حضرت فاطمہ زہرا (ص) خصوصی طور پر خواتین عالم کیلئے نمونہ ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی میں ہر اعتبار سے ایک خاتون کامل ہونے کا ثبوت پیش کردیا۔ ایک بیٹی، ایک بیوی، ایک ماں اور سماج کی ایک اہم رکن کی حیثیت سے انہوں نے ایک آزاد اور

ذمہ دار راہ وروش کے ساتھ زندگی بسر کی اور ہر مرحلہ میں اسلامی احکام وارشادات پر پوری طرح کاربند رہیں۔ ان کے والد اور شوہر دونوں ہی ان کا غیر معمولی احترام کرتے تھے۔ روایات میں منقول ہے کہ جب کبھی حضرت زہرا (ص) پیغمبر کے سامنے آتی تھیں تو پیغمبر ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوجایا کرتے تھے اور غیر معمولی شفقت ومحبت سے ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ انھیں علم سے غیر معمولی لگاؤ تھا اور اسلامی قانون سے متعلق امور میں ان کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ وہ بڑی سرعت کے ساتھ فیصلے کی منزل پر پہونچ جایا کرتی تھیں۔ ان کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ ایک مسلمان خاتون اسلامی احکام وقوانین کے سایہ میں بھی مکمل اور کامیاب زندگی بسر کرسکتی ہے۔ اسلامی جمہوریہ ایران میں اس ''خاتون نور'' کی ولادت کی سالگرہ کے موقع پر ''جشن یوم خواتین'' منایاجاتا ہے اور اس مبارک موقع پر خاندانی اور قومی سطح پر خواتین کی عظیم خدمات کا اعتراف بھی کیاجاتا ہے۔

اس جگہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا لازمی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے عورتوں کو ان کے جائز مرتبہ وحقوق سے مالامال کردیا جوان کی فطری ساخت سے میل کھاتے ہیں اور جن سے وہ اسلام کے ظہور سے قبل پوری طرح محروم تھیں۔ دنیا کی دیگر غیر مسلم خواتین کو اپنے جن جائز حقوق کو حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے انہیں اسلام چودہ سو سال قبل ہر مسلمان خاتون کا جائز حق تسلیم کرچکا ہے اور تاریخ بتاتی ہے کہ اسلام کے ظہور سے قبل عورت دردناک سماجی حالات سے گزر رہی تھی اور اس کو کوئی مقام ومرتبہ حاصل نہ تھا۔ رومی تہذیب وتمدن میں عورت کو زرخرید غلام تصور کیا جاتا تھا، یونانی تہذیب وتمدن میں عورت کو خرید وفروخت والی چیزوں کا درجہ حاصل تھا اور عیسائی تہذیب وتمدن کے ابتدائی دور میں اس کو وسیلۂ گناہ کہا جاتا تھا اور اس کی دلیل یہ پیش کی جاتی تھی کہ آدم کے زوال کی ذمہ دار ایک عورت تھی۔ عربستان میں اسلام کے ظہور سے قبل عورت کو ذلت ورسوائی ورنج ومصائب اور پریشانی ودشواری کا باعث خیال کیاجاتا تھا اور لڑکیوں کو جنم لیتے ہی زندہ درگور کردیا جاتا تھا۔

صرف یہی نہیں بلکہ ہینری ہشتم (Henry Viii) نے عورتوں کو بائبل پڑھنے سے روک دیا تھا اور قرون وسطی کے دوران کیتھولیک چرچ عورتوں کو دوسرے درجے کا شہری قرار دیتا تھا اور فرانس میں ۵۸۶ء میں ایک عام اجلاس یہ طے کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا کہ عورت کو انسان کا درجہ دیا جاسکتا ہے کہ نہیں ؟!

یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ مسلم ممالک میں مردوں کے مقابلے میں عورتوں کو کم مرتبہ قرار دیا جاتا ہے اور اس غیر عادلانہ حرکت کو جائز قرار دینے کے لئے مختلف النوع مذہبی حوالے بھی پیش کئے جاتے ہیں لیکن مذہبی متون کے انتخاب میں غیر معمولی چالاکی اور مصلحت اندیشی سے کام لیا جاتا ہے کیونکہ مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید کے محققانہ مطالعہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ سماجی عہدہ ومرتبہ کو نگاہ میں رکھتے ہوئے عورتوں اور مردوں کو مساوی مقام ومرتبہ حاصل ہے۔ عورتوں کے مقام ومرتبہ کی وضاحت کے سلسلے میں مذہبی علماء اکثر قرآن مجید کے چوتھے سورہ کی ۳۴ ویں آیت کا ذکر کرتے ہیں لیکن دوسری آیات کو بالکل نظر انداز کردیتے ہیں۔ مجموعی اعتبار سے قرآن نے جس انداز میں خطاب کیا ہے اس سے جنسی اعتبار سے مرد وعورت کے مرتبہ میں مساوات اور یگانگت دکھائی دیتی ہے۔ اسلام نے عورت کو مستقبل کا معمار قرار دیا ہے اور انسانی سماج میں بھی اسے مردوں کا ہم پلہ قرار دیا ہے۔ پس جو لوگ انیسویں صدی کو عورتوں کی آزادی کی صدی خیال کرتے ہیں انھیں یہ حقیقت ہرگز فراموش نہ کرنی چاہئے کہ اسلام آج سے چودہ سو برس قبل عورتوں کی آزادی اور ان کے جائز حقوق کی بحالی کا عملی تصور پیش کرچکا ہے ۔مسلمان عورتوں کو سادگی شرم وحیا اور فرض شناسی کا درس دیا جاتا ہے انھیں صرف شرمیلی نہیں بنایا جاتا۔ اسلام کی نظر میں عورت گھر کی چہاردیواری میں مقید رہنے والی مخلوق نہیں ہے بلکہ وہ اپنی صلاحیتوں کے ذریعہ معاشرہ کے مجروح قلوب کو شفاعطا کرتے ہوئے انسانی معاشرہ کی تعمیر واصلاح وترقی میں نمایاں خدمت انجام دے سکتی ہے۔ انسانی معاشرہ اور خانوادہ میں اسے غلام کی حیثیت سے نہیں بلکہ تعمیر وترقی کی طرف

ہدایت ورہنمائی کرنے والی عظیم نعمت کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے۔

عملی اعتبار سے ایک مسلمان خاتون کو مادی وسائل، زمین واملاک کے مالکانہ اختیارات اور آزادی واستقلال جیسے امور میں مساوی حقوق واختیارات حاصل ہیں۔ اسلام کی نظر میں ایک عمدہ اور صحت مند انسانی سماج کی تشکیل اسی وقت ممکن ہے جب مردوں اور عورتوں کو ان کے تمام جائز حقوق حاصل ہوں اور حکومتی نظام میں عدل وانصاف اور عمومی مساوات کا بول بالا ہو۔

❁ ❁ ❁

راہ اسلام کا یہ شمارہ اشاعت کے آخری مراحل میں تھا کہ نجف اشرف میں ایک خوفناک بم دھماکے میں آیت اللہ سید محمد باقر حکیم کی دردناک شہادت کی خبر نے امت اسلامیہ عالم کو سوگ وار بنادیا۔ فصلنامہ راہ اسلام اس عالم مجاہد کی شہادت کے موقع پر تمام سوگواروں کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہے۔

❁❁❁